سوال

میرے خاوند نے میرے ملک سے باہر سفر پر جانے سے تین طلاق کو معلق کر دیا ہے کہ اگر سفر پر گئی تو تجھے طلاق اور اس کی نیت طلاق کی ہے ، وہ خود ہر سال اپنے دوست و احباب کے ساتھ سیاحتی سفر پر جاتا اور کہتا ہے کہ وہاں بہت فتنہ وفساد ہے ، اور میں ایک غیرت مند آدمی ہوں ، اور میں مرد ہوں اس لیے وہاں جانے میں کوئی مانع نہیں ، حالانکہ وہ طبعی جگہوں پر جاتا ہے لیکن مجھے اور بچوں کو سیر و تفریح پر لے جانے سے انکار کرتا ہے ، حتی کہ یہاں سعودیہ میں بھی نہیں لے کر جاتا بلکہ جواب یہ دیتا ہے میں تمہیں اختلاط والی جگہوں پر نہیں لے جانا چاہتا ، میں تو اس سے بحث کر کے تھک گئی ہوں وہ کہتا ہے میں ہر برس ایک ماہ کے لیے سیر و تفریح پر جاتا ہوں کیا یہ جائز ہے کہ مجھ پر اللہ کی جانب سے حلال کردہ سیاحت کو حرام کر دیا جائے ، وہ جب چاہتا ہے چلا جاتا ہے حالانکہ وہ نماز کا بھی پابند ہے ، اور ہمارے پاس ڈش بھی نہیں اور نہ ہی وہ گانے سنتا ہے ، کیا اسے حق حاصل ہے کہ وہ مجھے میری مرضی کے بغیر میرے میکے چھوڑ کر چلا جائے ؟ مجھے بتائیں کہ میں اس کے ساتھ کیا کروں ؟ اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ مجھ اور اس سے غفلت کو دور کرے

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور دورود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

اول :

ہم سوال نمبر (111934) اور (133342) کے جوابات میں کفریہ اور فسق و فجور والے ممالک میں سیر و سیاحت پر جانے کا حکم بیان کر چکے ہیں کہ یہ حرام ہے ، اس لیے برائے مہربانی آپ ان جوابات کا مطالعہ کریں

اور مرد و عورت کے مابین اس حکم میں کوئی فرق نہیں اور پھر آپ کے خاوند کا آپ کے بغیر جانے کا یہ معنی نہیں کہ وہ آپ کو فتنے سے بچا ئیگا ، بلکہ کسی شخص کا بغیر بیوی کے جانا ہی اسے فتنہ میں ڈلنے کا باعث ہے ، کیونکہ اگر اس نے ان ممالک میں فتنہ و فساد اور عریانی دیکھی اور شہوت بھڑک اٹھی تو اس کی بیوی تو اس کی شہوت کی آگ ٹھنڈی کر یگی

اس لیے آپ کا خاوند جو اعتقاد رکھتا ہے کہ آپ کو ان ممالک میں نہ لے جانا افضل ہے اس کی یہ سوچ غلط ہے ، بہر حال حکم عام ہے ، اور حکم مرد و عورت سب کو شامل ہے ، اس لیے آپ کے خاوند کے لیے اس طرح کے ملکوں میں جانا جائز نہیں ، اور آپ کے لیے اپنے اور اولاد کے لیے بھی اس سے یہ مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے ; کیونکہ یہ حرام ہے ، اور پھر فتنہ و فساد اور برائی دیکھنے کا باعث بنتا ہے

ہم آپ کے خاوند کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ آپ کے ساتھ جانے کی رغبت اور سیر و سیاحت کو اگر جمع کرنا چاہتا ہے تو وہ سعودی عرب میں ہی کوئی سیاحتی جگہ کا انتخاب کر کے وہاں چلا جائے جو دینی التزام کرنے والے خاندانوں کے شایان شان ہے اور جہاں وہ برائیاں نہیں جو دوسرے ممالک میں پائی جاتی ہیں اور اس کے لیے بیوی کو تصویری بھی نہیں بنانا پڑتی یا اس میں بیوی کو اجنبی بھی نہیں دیکھتے کیونکہ جب دوسرے ملک جانا ہو تو اجنبی مرد عورت کو دیکھتے ہیں

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اسی طرح میں طالب علموں کے ذمہ داران کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹوں کی خاص حفاظت کریں ، اور باہر کے ملک جانے کا مطالبہ تسلیم نہ کریں ; کیونکہ اس میں ان کے دین اور اخلاق اور ان کے ملک بہت سارا نقصان اور ضرر ہوتا ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں الحمد للہ ہمارے ملک میں ہر قسم کی تعلیم پائی جاتی ہے جو باہر جانے سے مستغنی کر دیتی ہے

اور الحمدللہ ہمارے ملک میں سیر وتفریح کی بہت ساری جگہیں ہیں اور دوسروں سے مستغنی کر دیتی ہیں، جس سے مطلب بھی پورا ہوجاتا ہے اور پھر ہمارے نوجوان خطرے سے بھی محفوظ رہتے ہیں، اور انہیں کسی خطرناک انجام اور تھکاوٹ سے بھی دوچار نہیں ہونا پڑتا، اور ان مشکلات سے بھی محفوظ رہتے ہیں جو دوسرے ملک جانے میں پیدا ہوتی ہیں

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (194/4).

اور یہاں ایک اور معاملہ بھی ہے وہ یہ کہ: یہ چھٹیاں زمینی راستے سے گاؤں اور مختلف بستیوں سے ہوتے ہوئے اپنے رشتہ داروں سے ملاقات میں صرف کی جائیں تو اس سے سیر وتفریح بھی ہوگی اور صلہ رحمی کا اجروثواب بھی حاصل ہوگا اور دوست واحباب سے ملاقات بھی

اور ہم اس سب سے بھی بہت بڑی نصیحت آپ کو یہ کرنا چاہتے تھے کہ آپ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ عمرہ پر چلے جائیں، لیکن ہم نے آپ کا تعارف پڑھا ہے جس میں آپ نے کہا ہے کہ ہم مکہ مکرمہ کے رہائشی ہیں جس کی بنا پر ہم نے اس نصیحت کو چھوڑ دیا، امید ہے یہ آپ کے علاوہ دوسروں کے لیے نصیحت ہوگی جو مباح سیر وسیاحت کرنا چاہتے ہیں اور اجروثواب بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور اپنے رب کی ناراضگی سے دور رہنے کی کوشش میں ہوں

ہم خاوند اور بیوی سے امید کرتے ہیں کہ وہ سوال نمبر (87846) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں گے، کیونکہ اس میں سیر وسیاحت کے وسیع مفہوم کی تفصیل اور اس کی اقسام اور احکام بیان کیے گئے ہیں

اور ہم اپنی سوال کرنے والی بہن کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ اگر خاوند ہماری نصیحت قبول نہیں کرتا اور وہ باہر جانے پر مصر رہتا ہے تو یہ چیز آپ کے لیے اس کے ساتھ جانے کے مطالبہ کو مباح نہیں کریگی؛ کیونکہ خاوند کی معصیت ونافرمان بیوی کے لیے عذر نہیں بن سکتی کہ وہ بھی اسی معصیت کا ارتکاب کرنا شروع کر دے، یہ مسئلہ کوئی قرض یا قصاص والا نہیں کہ اس کا مطالبہ کیا جائے، بلکہ یہ تو اللہ جل جلالہ کی حرمت اور اس کے دین وشریعت کا مسئلہ ہے، اگر خاوند آپ کے ساتھ اچھائی اور بھلائی کرتا ہے تو آپ بھی اس کے ساتھ اچھائی و بھلائی کریں، اور اگر وہ برائی کرتا ہے تو پھر آپ اس برائی سے اجتناب کریں، اور یہ مت بھولیں کہ آپ کے خاوند نے آپ کے ملک سے باہر جانے پر طلاق معلق کر رکھی ہے، امید ہے کہ یہ چیز آپ کے لیے اسے اپنے ساتھ سفر پر لے جانے پر اصرار کرنے سے باز رکھنے کا باعث بنے، اور صرف سعودیہ میں ہی سیر وسیاحت پر کفائت ہو؛ کہ کہیں طلاق ہی واقع نہ ہو جائے

اور یہ ایک اور خرابی ہے جو پہلی خرابیوں کی فہرست میں زیادہ کی جاسکتی ہے جو ملک سے باہر جانے میں پیدا ہونگی

دوم:

آپ کے سفر کرنے پر طلاق معلق کرنے کے بارہ میں عرض یہ ہے کہ اگر آپ نے ملک سے باہر سفر کیا تو طلاق واقع ہوجائیگی جیسا کہ آپ کے خاوند نے بیان کیا ہے، اور اس مسئلہ میں علماء کرام کے ہاں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا؛ کیونکہ آپ کے خاوند نے طلاق کی نیت کر رکھی ہے جیسا کہ آپ بیان کر رہی ہیں

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (104614) اور (39941) اور (82400) کے جوابات کا مطالعہ کریں، اور ایک ہی وقت میں تین طلاق سے ایک طلاع واقع ہوگی، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (96194) کے جواب کا مطالعہ کریں

اگر وہ اپنی رائے تبدیل کر کے آپ کو سفر کی اجازت دے دے تو پھر بھی اس کی استطاعت میں اس معلق طلاق سے رجوع کرنا ممکن نہیں، اس کے لیے آپ مستقل فتاوی کمیٹی کا فتوی پڑھنے کے لیے سوال نمبر (43481) کے جواب کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم

123358